7492-آئندہ پیش آنے والی مشکلات سے بچنے اور منگیتر کی حالت جاننے کے لیے اس کے ساتھ جانا چاہتی ہے

سوال

میرا سوال ایسے موضوع کے متعلق ہے جس کی وجہ سے مجھے کچھ عرصہ سے بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا رہا ہے ، تقریبا ایک برس سے مجھے طلاق ہوچکی ہے اور میرا کوئی بچہ بھی نہیں ، اب اس واقعہ کو ایک برس مکمل ہوچکا ہے ، میرا سوال یہ ہے کہ :
جس سے میری شادی ہوئی میں اسے شادی سے قبل بالکل نہیں جانتی تھی اس میں نے شادی صرف اس لیے کی کہ میرے والدین کا خیال تھا کہ وہ میرے لیے مناسب رہے گا ، جو کچھ میرے ساتھ ہوچکا سو ہوچکا میں نے یہ سوچا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ میں جس سے شادی کروں اسے شادی کرنے سے قبل جان لوں ، میرا یہ کوئی مقصد نہیں کہ میں اس کے ساتھ عہد و پیماں کرتی رہوں اور اس کے ساتھ گھومتی پھروں ۔
بلکہ صرف یہ مقصد ہے کہ اس سے بات چیت اور تعارف ہوجائے تا کہ مجھے یہ علم ہوسکے کہ وہ میرے لیے مناسب بھی ہے کہ نہیں ؟
میں جس نقطے کی وضاحت کرنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ میں اپنے جذبات مجروح نہیں کرنا چاہتی یا پھر یہ نہیں چاہتی کہ ایک بار پھر میرا معاملہ پھر طلاق پر جا کر ختم ہو۔ میرا سوال ہے کہ آیا اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ لڑکی اپنے لیے خاوند اختیار کر کے اس سے شادی کرے ؟
مجھے اس موضوع کی وضاحت کی اشد ضرورت ہے ، آپ کے تعاون پر آپ کی قدر کرتے ہوئے آپ کی مشکور رہوں گی اللہ تعالی آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے ۔

پسندیدہ جواب

اسلام نے والد کے لیے بیٹی کی شادی کے وقت اجازت لینی مشروع کی ہے چاہے وہ لڑکی کنواری ہو یا پہلے سے شادی شدہ اور لڑکی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ رشتہ کے لیے آنے والے مرد کے بارہ میں معلومات حاصل کرے ، معلومات حاصل کرنے کے لیے مختلف طریقوں سے اس کے بارہ میں پوچھا جاسکتا ہے ۔

مثلا لڑکی اپنے قریبی رشتہ داروں کو یہ کہے کہ وہ اس مرد کے دوست واحباب سے اس کے متعلق معلومات حاصل کریں کیونکہ دوسروں کی بنسبت اس کے دوسب واحباب جو کہ اس کے قریب رہتے ہیں زیادہ معلومات ہوں گی جو باقی لوگوں کے سامنے ظاہر نہیں ہوتیں ۔

عقد نکاح سے قبل لڑکی کے لیے کسی بھی حالت میں لڑکے سے خلوت کرنی جائز نہیں ، اور نہ ہی اس کے سامنے بے پردہ ہو کر آنا جائز ہے ، اور یہ بھی معروف ہے کہ اس طرح کی ملاقاتوں میں لڑکے کی اصلیت اور طبیعت واضح نہیں ہوتی بلکہ وہ تکلف اور مجاملت سے کام لیتا ہے ، اگر وہ لڑکی اس کے ساتھ خلوت بھی کرلے اور باہر بھی چلی جائے پھر بھی اس کی شخصیت اور حقیقت واضح نہیں ہوسکتی ۔

بہت ساری لڑکیاں اپنے منگیتروں کے ساتھ باہر نکلنے کی معصیت کرنے کے باوجود بھی کچھ حاصل نہیں کرسکیں بلکہ ان کے اس کام کا انجام انتہائی تکلیف دہ رہا نہیں سوائے معصیت اور خلوت اور اپنا آپ اسے پیش کرنے کے کچھ حاصل نہیں ہوا۔

کتنے ہی شیریں زبان میں کلام کرنے والے اپنی منگیتر کے جذبات سے کھیلتے اور اسے باہر لے کر نکلتے ہیں جس میں وہ اسے اپنا اچھا پہلو دکھانے کی کوشش کرتے ہیں ، لیکن جب آپ اس کے بارہ میں لوگوں سے پوچھیں اور اس کے حالات کے بارہ میں دوسروں کے احساسات حاصل کریں تو کچھ مختلف قسم کا پہلو سامنے آئے گا ۔

اس لیے منگیتر کے ساتھ خلوت اوراس کے ساتھ نکلنے سے بھی یہ مشکل حل نہیں ہوگی، اگر ہم یہ فرض کریں کہ اس میں یہ فائدہ تو ہے کہ اس کی شخصیت نکھر کے سامنے آجاتی ہے، لیکن اس پر جو معصیت اورگناہ مرتب ہوتے ہیں جن کا انجام کوئی اچھا نہیں ہوتا یہ نقصان اس فائدہ سے بہت ہی زیادہ ہے، اسی لیے شریعت اسلامیہ نے اجنبی مرد کے ساتھ خلوت اوراس کے سامنے کرنے کا حکم دیا ہے، اور منگیتر بھی اجنبی ہی ہے ۔

پھر ہم یہ بھی ضروری ہے کہ ہم ایک بہت ہی اہم معاملہ نہ بھولیں کہ شرعی عقد نکاح سے کے بعد رخصتی سے قبل عورت کے پاس بہت وقت ہوتا ہے کہ وہ مرد کی شخصیت کے بارہ میں معلومات حاصل کرے اوراس کے بارہ میں جس چیزکی تحقیق کرنا چاہے کرسکتی ہے، کیونکہ عقد نکاح کے بعد وہ اس سے خلوت بھی کرسکتی ہے اوراس کے ساتھ باہر گھومنے بھی نکل سکتی ہے ۔

اگراس عرصہ میں کسی ایسے معاملے کا انکشاف ہوجائے جسے وہ برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتی تواس سے خلع حاصل کرسکتی ہے، لیکن جب عقد نکاح سے قبل اس کے بارہ میں اچھے طریقے سے معلومات اکٹھی کرلی جائیں اور لوگوں اوراس کے اقرباء اوردوست واحباب سے پوچھ لیا جائے توپھر غالب طور پر نتیجہ اچھا ہی نکلتا ہے ۔

ہم اللہ تعالی سے دعاگو ہیں کہ وہ آپ کے لیے اچھائی اور بھلائی اختیار کرے اورآپ جہاں بھی ہوں آپ کے لیے آسانی پیدا فرمائے، اورہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پراپنی رحمتیں نازل فرمائے ۔

واللہ اعلم .